

آج کا خطبہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کی مدد کرے تو پھر؟

(مولانا) محمد یوسف خان

شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا
أَمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاةُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا
تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (المائدہ، 2)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی کرو، نہ حرمت والے مہینے کی، نہ ان جانوروں کی جو
قربانی کے لئے حرم لے جائے جائیں، نہ ان پٹوں کی جو ان کے گلے میں پڑے ہوں، اور نہ ان لوگوں کی جو اللہ
کا فضل اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کی خاطر بیت حرام کا ارادہ لے کر جا رہے ہوں۔ اور جب تم احرام
کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قوم کے ساتھ تمہاری یہ دشمنی کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں
اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم (ان پر) زیادتی کرنے لگو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون
کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

وعن ابن عمر رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا
يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً
فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے،
نہ دوسرے پر ظلم کرتا ہے نہ اسے دشمن کے سپرد کرتا ہے جو مسلمان بھائی کی ضرورت میں کام آئے گا اللہ تعالیٰ اس کی
ضرورت میں کام آئے گا اور جو کسی مسلمان کے رنج اور غم کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت کو
دور کر دے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے عیوب کو چھپائے گا۔

خدمت خلق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے لیے اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرنا، اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانور بھی شامل ہیں۔ خدمت خلق میں بنیادی بات یہ ہے کہ خدمت محض خدمت کے جذبہ سے ہو کوئی ذاتی غرض نہ ہو۔ شہرت، دکھلاوا اور نام و نمود شامل نہ ہو داد تحسین، لوگوں کی واہ واہ مقصود نہ ہو۔ اگر کوئی شخص خدمت خلق سے متعلق کام کا ملازم ہو اسے اس کام کی تنخواہ ملتی ہو تب بھی وہ اپنا کام دیانتداری سے کرے اور عام شہریوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھے سلوک سے پیش آئے اور شہریوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے کی فکر میں رہے تو یہ بھی خدمت خلق کی ایک اعلیٰ صورت ہے۔

خدمت خلق بنیادی طور پر تین انداز سے کی جاسکتی ہے ایک تو مالی خدمت، یعنی اپنا مال دوسرے ضرورت مند انسانوں پر خرچ کرنا اور دوسرا انداز بدنی خدمت کا ہے یعنی اپنے جسم سے ایسے کام انجام دینا جس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہو جیسے کمزور اور بیمار لوگوں کے ایسے کام کرنا جو وہ خود نہیں کر سکتے۔ خدمت خلق کا تیسرا انداز اخلاقی اور روحانی خدمت یعنی دوسروں کو برائی سے بچانا اور نیک راستے پر چلانا جہالت کی تاریکی دور کر کے علم کی روشنی سے منور کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یعنی تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ زندگی موجود ہے۔

چنانچہ خدمت خلق کی تعلیم اور اس پر عمل کا نمونہ بھی حیات نبوی ﷺ مکمل موجود ہے۔ مالی انداز سے بھی بدنی انداز سے بھی اور روحانی انداز سے بھی گویا کہ خدمت کے ہر انداز سے خلق خدا کی خدمت کی۔

مالی انداز سے رسول اللہ ﷺ اس حد تک خدمت فرمائی کہ اگر ایک درہم بھی گھر میں رات کو رہ جاتا تو نیند نہ آتی کہ یہ محتاج کو پہنچ جائے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اللہ کی عیال کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آئے۔ (رواہ البیہقی)

آپ نے فرمایا جس کو دوسرے کے دکھ درد کا احساس نہیں اور جس کا دل دوسرے کی تکلیف دیکھ کر نہیں

رکھتا وہ اللہ کی رحمت کا ہرگز مستحق نہیں تم اس خدا کی مخلوق پر مہربانی کرو تا کہ تم پر خدا مہربان ہو جائے۔

اس لیے ضرورت مند انسانوں کی ہر قسم کی ضروریات پوری کرنا خدمت خلق کی اہم ترین صورت ہے خدمت خلق کا ایک شعبہ یتیموں کی خدمت ہے۔ رسول اکرم ﷺ یتیموں کی خاص طور پر خبر گیری فرماتے اور یہاں تک فرمایا کہ جو یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتا ہے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرتا ہے اتنی نیکیوں میں اضافہ اور اتنے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (طبرانی)

رسول اکرم ﷺ نے بیوہ کی خبر گیری کو جہاد کے برابر قرار دیا کہ یہ بھی خدمت کی مستحق ہیں۔ (صحیح بخاری) حضرت خبابؓ کا بوجہ جہادی دستہ کے ساتھ تشریف لے جانے کے ان کے گھر میں بکری کا دودھ دوہنے کے لیے کوئی نہ تھا۔ اس کی بیٹی روزانہ وہ بکری حضور ﷺ کے پاس دودھ دوہنے کے لیے لے آتی۔ (ابن سعد) آپ ﷺ فرماتے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے۔ ایک مرتبہ تو یہاں تک فرمایا کہ مجھے کسی بھائی کی ضرورت پورنے کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنا اس مسجد نبوی ﷺ میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرض روزے اور فرض حج ادا نہ کرے اور بس اس کے بجائے دوسروں کی مدد کر دی جائے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ فرض عبادات اپنی جگہ ادا کرے اور خلق خدا کی خدمت بھی کرتا رہے۔

خدمت خلق کی فضیلت تو واضح ہوئی لیکن یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ پھر انسان خلق خدا کی خدمت میں اتنے شوق کا اظہار کیوں نہیں کرتا جتنا کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدمت خلق انسان کے لیے جب آسان ہوتی ہے جب انسان کے اندر قناعت ہو حرص و لالچ نہ ہو، دوسرے انسانوں سے ہمدردی ہو نفسا نفسی اور بے حسی نہ ہو، دوسرے انسانوں سے محبت ہو نفرت نہ ہو۔

اس لیے حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ اور اسوہ حسنہ میں قناعت، ہمدردی اور خلق خدا سے محبت کرنے کی خوب تاکید فرمائی۔ جب انسان کے اندر یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں تو پھر وہ خدمت خلق کی مختلف صورتیں خود بخود انجام دینے لگتا ہے۔ جیسے رفاہ عامہ کے کام مثلاً مسجد کی تعمیر سکول اور مدر سے قائم کرنا، ڈسپنسریاں قائم کرنا، ادویات مہیا کرنا، صاف پانی کا بندوبست کرنا، یتیموں کی کفالت اور بیواؤں کی خبر گیری کرنا، بیمار کی عیادت کرنا

اس کی ضروریات کا خیال کرنا سماجی بہبود کے کام انجام دینا، ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کے کام آنا، مسافروں اور رشتہ داروں کے ساتھ تعاون کے طریقے اپنانا۔ یہ خدمت خلق کی مختلف صورتیں ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (سنن ابی داؤد)

دور جدید میں یہ بھی خدمت خلق کی اہم ترین صورت ہے دوسری طرف وہ انسان جو کوڑا کرکٹ اور پلاسٹک کے لفافے ادھر ادھر پھینک دے اور سیوریج کے نظام کو درہم برہم کر دے گلیوں میں پانی کھڑا ہو گیا بد بو اور تعفن سے سب کو تکلیف ہوئی کارخانہ لگایا اس کا فاضل مادہ پانی میں بہا دیا۔ بیماریوں کے پھیلنے کا سبب بنا یہ دوسرے انسانوں کو تکلیف پہنچانے کی صورتیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ مسلمان وہ شخص ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

خدمت خلق میں رکاوٹ ایک یہ بات بھی ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ تو یہ نہیں کرتے ہم کیوں کریں۔ یا یہ خیال آتا ہے کہ دوسرا ہم سے اچھا سلوک نہیں کرتا ہم کیسے کریں۔ یہی سوال ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے کر دیا، عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے ہم ان سے اچھا سلوک کیسے کریں؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارے ساتھ وہ اچھا سلوک کریں اور تم بھی مقابلے میں ان سے اچھا سلوک کرو تو یہ تم نے ان کا بدلہ اتارا، احسان تو یہ ہے کہ

تمہارے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہ کرے تب بھی تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ چنانچہ اسی جذبہ سے اسوہ حسنہ کی روشنی میں خدمت خلق کو بطور عبادت ادا کیا جائے تو جہاں خدمت خلق سے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی وہاں معاشرہ میں ایک دوسرے انسان کے دل میں باہمی احترام اور محبت پیدا ہوگی انسان کو خود اپنی ضرورت پورا کرنے میں جتنا سکون ملتا ہے اس سے کہیں زیادہ خدمت خلق کرنے والے انسان کو روحانی تسکین نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص کے ساتھ خلق خدا کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔